Urdu

ایک جائے پناہ؟

نادرن آئرلینڈ میں اسائلم سیکرز اور ریفیوجیز

ضروریات کی تخمینہ کاری: ڈاکٹر رابی میک وے

اختیار دہندہ : ریفیوجی ایکشن گروپ

ذیل میں دیئے جانے والے مندرجات کچھ ایسے مسائل کا ایک خلاصہ ہیں جو **اے پلیس آف ریفیوج؟** (ایک جائے پناہ؟) عنوان کے تحت ایک رپورٹ میں اُٹھائے گئے ہیں۔ اس رپورٹ میں متعلقہ پالیسی کے تناظر میں اسائلم سیکرز اور ریفیوجیز (پناہ گزین) کے لیے سہولتوں کی فراہمی کی موجودہ صورت حال کا جائزہ لیا گیا ہے۔شائع کی جانے والی رپورٹ میں متعدد سفارشات پیش کی گئی ہیں جن کا مقصد موجودہ ضروریات اور اُن کے پیشِ نظر موجودہ سہولتوں پر دھیان دینا اور نادرن آئرلینڈ کو واقعتاً ایک پناہ کی جگہ بنانے کی جانب پیش قدمی کرنا ہے۔ **اے پلیس آف ریفیوج؟** کے لیے فنڈز نادرن آئرلینڈ کے ایکوالٹی کمیشن (کمیشن برائے مُساوات) نے فراہم کیے ہیں۔

ریفیوجی ایکشن گروپ کو 2001 میں غیر سرکاری تنظیموں، ریفیوجیز اور دوسرے افراد نے مل کر قائم کیا تھا۔ اس گروپ میں اوپر بیان کردہ این جی اوز (نان گورنمنٹل آرگنائزیشنس) شامل ہیں۔ ضرورتوں کی تخمینہ کاری کے علاوہ گروپ نے اب تک جو کام کیے ہیں اُن میں میگھابری جیل میں اسائلم سیکرز اور دوسرے 'زیرِ تحویل تارکینِ وطن' سے ہفتہ وار ملاقات کرنا، اُنھیں مدد فراہم کرنا اور اُن کے لیے میڈیا ورک (ابلاغِ عامّہ) جیسے کام شامل ہیں جن میں ایک 'فورسڈ ٹو فلی' (جبراً فرار ہونے پر مجبور) معلوماتی مطبوعات کی اشاعت شامل ہے۔ اس میں نادرن آئرلینڈ میں پناہ گزینوں اور اسائلم سیکرز کے بارے میں اکثر پوچھے جانے سوالات کے جواب دیئے گئے ہیں۔

اصولیاتِ کار:

تحقیق کنندہ نے وسیع نوعیت کے پس منظر والے کل 92 پناہ گزینوں اور اسائلم سیکرز کے انٹرویو کیے۔ اس ضمن میں نادرن آئرلینڈ حکومت کے اُن محکموں اور تنظیموں سے بھی رابطہ کیا گیا جو پناہ گزینوں اور اسائلم سیکرز کے ساتھ کام کر رہی ہیں۔

نادرن آئرلینڈ میں پناہ گزینوں کی تاریخ:

شمالی آئرلینڈ سے آبادی کی بڑے پیمانے پر اور بیشتر جو نقل و حرکت ہوئی ہے وہ ترک وطن کے لیے اور باہر کی جانب ہوئی ہے۔ ایسی مثالوں میں 19ویں صدی میں منظّم قتل عام کے نتیجے میں بڑے پیمانے پر ہونے والے انخلائے آبادی سے لے کر گزشتہ 1960 اور 70 کی دہائیوں میں بے دخل ہونے والے لوگ شامل ہیں۔ تاہم وقفوں وقفوں پر باہر سے بھی یہاں کچھ ایسے لوگ آتے رہے ہیں جنھیں جدید زمانے کی اصطلاح میں ریفیوجیز کہا جا سکتا ہے۔ ایسے گروپس میں فرانس سے آنے والے ہیوگناٹ پروٹیسٹنٹ عیسائی (جو بعد میں آئرلینڈ کی لینن کپڑے کی صنعت کی ترقی کا ذریعہ بنے)، اور پھر اُنیسویں اور بیسویں صدی کے اواخر میں یوروپ بھر سے آنے والے وہ یہودی پناہ گزین شامل ہیں جو نازیوں کے ہاتھوں قتل عام سے بچ کر یہاں پہنچے تھے۔ 1970 کی دہائی میں ' کشتیوں کے ذریعہ آنے والے ویٹ نامی لوگوں' کا ایک گروپ یہاں آیا تھا۔ پناہ گزینوں کی اس آبادی میں اب حالیہ دنوں میں تھوڑے سے ایسے مایوس و تباہ حال پناہ گزینوں اور اسائلم سیکرز کا اضافہ ہوا ہے جو دنیا کے مختلف گوشوں سے یہاں پہنچے ہیں۔ نادرن آئرلینڈ میں اِن لوگوں کی تعداد یا اُن کے سابق وطن کے بارے میں صحیح معلومات دستیاب نہیں ہیں۔ ہمارا بہترین تخمینہ یہ ہے کہ 2001 میں آئرلینڈ میں تقریباً 2000 اسائلم سیکرز اور ریفیوجیز قیام پذیر تھے۔

ناردرن آئرلینڈ میں پناگزینوں اور اسائلم سیکرز کے تجربات

بیشتر اسائلم سیکرز اور ریفیوجیز اس بات کے پُر زور معترف ہیں کہ اُنھوں نے آئرلینڈ کے عام لوگوں کو دوست اور معاون پایا ہے۔ اُنھیں اگر یہاں کوئی مسائل درپیش ہیں تو اُن کی وجہ سسٹم کی خامی ہے نہ کہ افراد کی خرابی۔

ایسے اسائلم سیکرز کے لیے، جو اپنی حیثیت کا فیصلہ ہونے کے منتظر ہیں، اُن کی درخواستوں پر کارروائی کی غیر یقینی کیفیت اُن کی زندگیوں کا انداز متعین کرنے میں اہم کردار ادا کر رہی ہے، خصوصاً انتظار کی ایک ایسی کیفیت جس میں اُنھیں اس بات کا بھی کوئی اندازہ نہ ہو کہ اُن کی قسمت کا فیصلہ ہونے میں کتنا وقت لگے گا۔ بہت سے لوگوں کے لیے یہ کیفیت اذیت ناک اور ذلّت آمیز ہونے کی وجہ سے بیگانہ بنا دینے کا ذریعہ ہو سکتی ہے۔ جب تک فیصلہ نہ ہو جائے ان لوگوں کے کے لیے آئرلینڈ میں اپنی زندگی کو نئے سرے سے شروع کرنے کے بارے میں کوئی مثبت فیصلہ کرنا بہت مشکل ہے۔

حیثیت کے تعین کا معاملہ اُن اسائلم سیکرز کے لیے خاص طور پر مسئلہ بنا ہوا ہے جو حراست میں ہیں۔ ایسے بہت سے لوگ اگرچہ صابر اور غیر جذباتی رہتے ہیں لیکن حقیقت میں اُن کی حالت ناقابل برداشت ہی رہتی ہے۔ اس پر مزید مسئلہ یہ ہوتا ہے کہ جو لوگ فیصلے کے منتظر ہوتے ہیں، اُن میں سے اکثر کے پاس کوئی شناختی دستاویز نہیں ہوتی ہے۔ روزمرّہ کی زندگی میں جیسے کام کی تلاش یا بنک اکاؤنٹ کھولنے کے لیے ایسی دستاویز اوّلین ضرورت ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ عام زندگی میں بھی اسائلم سیکرز اور ریفیوجیز کے بارے میں جو تصوّر پایا جاتا ہے اُس سے بھی انسان کی حیثیت متاثر ہوتی ہے۔ جب تک لوگ 'اسائلم سیکرز' کے زُمرے میں پڑے رہنے کے کرب میں مبتلا رہیں گے، اُن کے لیے اپنی زندگی کی نئے سرے سے تعمیر شروع کرنا ناممکن رہے گا۔ لہٰذا یہ بات ناگزیر ہے کہ جتنا جلد ممکن ہو سکے اُن کے بارے میں فیصلہ کر دیا جائے۔

انٹرپریٹنگ (ترجمانی) اور ترجمہ کی موزوں سہولتیں نہ ہونے کی وجہ سے ہیلتھ کیئر کے مسائل میں اکثر اضافہ ہو جاتا ہے۔ کچھ مسائل تو محض نسل اور قومیتوں کے فرق کے بارے میں بے حسی کا نتیجہ ہوتے ہیں۔

ریفیوجیز کچھ عجیب انداز سے تنہا ہو کر رہ جاتے ہیں، وہ یہاں کی مقامی سوشل سیکیورٹی سسٹم یا ہوم آفس کی سپورٹ سسٹم (NASS) کی باریکیوں سے واقف نہیں ہوتے ہیں۔ مزید براں، این اے ایس ایس کے سسٹم کو چاہے کتنے ہی حسّاس انداز میں اور عزم و جذبے کے ساتھ کیوں نہ چلایا جائے، اس سسٹم پر بہرصورت یہ الزام عائد کیا جا سکتا ہے کہ اُس نے اسائلم کے امیدواروں کو معاشرے کے کسی بھی دوسرے حصّے کے مقابلے میں کم قیمت، کم وقعت اور کم مستحق طبقہ بنا دیا ہے۔ مثال کے طور پر این اے ایس ایس (NASS) کے تحت فراہم کی جانے والی مدد کی شرح انکم سپورٹ کی شرح کا 70% مقرر کر دینا اسائلم سیکرز کی زندگیوں کی قیمت کا ایک ایسا قابلِ اعتراض اور منفی نشان ہے جو حکومت نے اپنی نظروں میں قائم کر رکھا ہے۔

اخذ کردہ نتائج

رپورٹ میں سرکاری محکموں میں پالیسی اور طریق کار میں تبدیلیاں لانے کی ضرورت کے سلسلے میں متعدد سفارشات پیش کی گئی ہیں۔ اِن میں اسلم سیکرز کے بارے میں لندن میں برطانوی حکومت کی پالیسی اور لوکل ناردرن آئرلینڈ اسمبلی شامل ہے۔ رپورٹ میں ترجمانی اور ترجمہ کاری کے لیے اور قانونی مدد کے ضمن میں زیادہ وسائل فراہم کیے جانے کی ضرورت پر زور دیا گیا ہے۔

رپورٹ کی مکمل کاپیاں ملٹی کلچرل ریسورس سینٹر سے حاصل کی جا سکتی ہیں، پتہ یہ ہے:

9 Lower Crescent, Belfast BT7 1NR

ای میل: www.mcrc.co. uk